# Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindi Kunj, Noida Road, New Delhi- 110025
fb: https://www.facebook.com/PopularFrontofIndiaOfficial/ website: www.popularfrontindia.org
email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

## پریس ریلیز

۲۰؍جون ۲۰۱۹

نئی دہلی

## قومی تعلیمی پالیسی کے مسودے میں تبدیلی کی جائے: پاپولر فرنٹ

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کی مرکزی سیکریٹریٹ کے اجلاس میں، وزارت برائے فروغ انسانی وسائل حکومت ہند کے ذریعہ جاری کیے گئے قومی تعلیمی پالیسی کے مسودے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا۔ سیکریٹریٹ کا کہنا ہے کہ یہ ایک ایسے تعلیمی نظام کی تیاری ہے، جس سے خاص طور سے سیاسی و اقتصادی لوگوں کے مفادات کی تکمیل ہوگی۔

اجلاس نے اس جانب اشارہ کیا کہ ایک طرف جہاں مسودے میں تجویز کردہ کچھ بنیادی اصلاحات طلبہ کے بوجھ میں اضافہ کرتی ہیں، وہیں کچھ تجاویز حکومت کے اصل ارادے کا بھی انکشاف کرتی ہیں کہ حکومت تعلیم پر اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہتی ہے۔

موجودہ سالانہ امتحانات کے نظام کو بدل کر ۹ویں سے ۱۲ویں درجات کے طلبہ کے لیے آٹھ-سیمسٹر کا نظام شروع کرنا تشویش کا باعث ہے۔ ویسے ہی ان درجات کے لیے تعلیمی ایام بہت کم ہیں اور اسکول پہلے ہی اساتذہ کی کمی سے پریشان ہیں۔ ان مسائل کا حل نکالے بغیر، سیمسٹر کا نظام شروع کرنے سے طلبہ کا بوجھ مزید بڑھ جائے گا۔

مجوزہ راشٹریہ شکشا آیوگ یا قومی تعلیمی کمیشن تعلیمی نظام چلانے والا اعلیٰ ترین ادارہ ہوگا۔ اس ادارے کے دستور میں تعلیمی مفاد سے زیادہ سیاسی مفاد کا غلبہ ہوگا۔ ادارے کے صرف آدھے اراکین اپنی لیاقت کی بنا پر منتخب کیے جائیں گے، جبکہ بقیہ اراکین کا تعین کابینہ کرے گی۔ کمیٹی کے پچاس فیصد اراکین کو پارلیمنٹ سے متعین کرنے کی تجویز واضح طور پر یہ بتاتی ہے کہ برسرِ اقتدار حکومت کے مفادات کی تکمیل کے لیے ادارے میں سیاست کا بہت زیادہ عمل دخل ہوگا۔

ہندی کو لازمی تیسری زبان متعین کرنا بھی ایک غیر جمہوری قدم ہے۔ ہندی زبان ہندوستان کی تمام ریاستوں میں نہیں بولی جاتی۔ تمام لسانی آبادیوں پر ہندی زبان کو تھوپنا ہندوستان کی علاقائی زبانوں اور ثقافتوں کی ترقی میں رکاوٹ کا سبب ہوگا۔

خودمختار اور پرائیویٹ سیکٹرس کو دی گئی چھوٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت تعلیمی اداروں سے خود کو الگ کرکے ساز باز کے ذریعہ ان اداروں کی نجکاری کا کام کر رہی ہے۔ ایسے کالجوں کو فیس، کورس اور نصاب طے کرنے کی پوری آزادی دی جا رہی ہے۔ بین الاقوامی معیار تعلیم کے بہانے، کی گئی یہ اصلاحات عام نظام تعلیم کو کمزور اور پرائیویٹ نظام کو مضبوطی دیں گی، جس کے نتیجے میں غیر ترقی یافتہ طبقات

منظر عام سے غائب ہوجائیں گے۔ معیار اور لیاقت کی پرزور وکالت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسودہ بڑی آسانی سے محروم طبقات کے لیے آئینی طور پر لازمی رزرویشن کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

'مشن نالندہ' اور 'مشن تکشہ شیلا' منطقی سوچ اور سائنسی رویے کو فروغ دینے کے بجائے دقیانوسی علم سے غیر متوازن عقیدت کا پتہ دیتے ہیں۔ ہزاروں سالوں پہلے موجود سمجھی جانے والی روایت پر اعلیٰ تعلیم کا نیا خاکہ تیار کرنے کی سفارش تعلیم کے بھگوا کرن کی کوشش کا حصہ ہے۔

اجلاس نے تمام سیاسی جماعتوں، تعلیم سے وابستہ افراد اور طلبہ سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ حکمراں طبقے کے ذریعہ ہمارے تعلیمی نظام میں سیاسی، تجارتی وزعفرانی دخل اندازی کی کوششوں کو ہر حال میں روکیں۔

چیئرمین ای ابوبکر نے اجلاس کی صدارت کی، جس میں جنرل سکریٹری ایم محمد علی جناح، نائب چیئرمین او ایم اے سلام، سکریٹری عبدالواحد سیٹھ و انیس احمد، ای ایم عبدالرحمٰن اور کے ایم شریف شریک رہے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، رابطہ عامہ

مرکز، پاپولر فرنٹ آف انڈیا

نئی دہلی